ناگزیر لوازمِ حیات سے محروم نہ رہنے دینا ، یہ اس ریاست کی بنیادی قدریں ہیں۔

(۹) فرد اور ریاست کے درمیان اس نظام میں ایسا توازن قائم کیا گیا ہے کہ نہ ریاست مختارِ مطلق اور ہمہ گیر اقتدار کی مالک بن کر فرد کو اپنا بے بس مملوک بنا سکتی ہے ، اور نہ فرد بے قید آزادی پا کر خود سر اور اجتماعی مفاد کا دشمن بن سکتا ہے۔ اس میں ایک طرف افراد کو بنیادی حقوق دے کر اور حکومت کو بالاتر قانون اور شوریٰ کا پابند بنا کر انفرادی شخصیت کے لیے نشوونما کے پورے مواقع فراہم کیے گئے ہیں اور اقتدار کی بے جا مداخلت سے اس کو محفوظ کر دیا گیا ہے۔ مگر دوسری طرف فرد کو بھی ضابطۂ اخلاق میں کسا گیا ہے اور اس پر یہ فرض عائد کیا گیا ہے کہ قانونِ خداوندی کے مطابق کام کرنے والی حکومت کی دل سے اطاعت کرے ، بھلائی میں اس کے ساتھ مکمل تعاون کرے ، اس کے نظام میں خلل ڈالنے سے باز رہے ، اور اس کی حفاظت کے لیے جان و مال کی کسی قربانی سے دریغ نہ کرے۔

فہرست مآخذ

۱۔ قرآن حکیم۔ آیات کے حوالوں میں پہلا عدد سورتوں کا نمبر ہے اور دوسرا عدد آیات کا نمبر۔

۲۔ ابن جریر ، جامع البیان فی تفسیر القرآن ، المطبعۃ الامیریہ ، مصر ، ۱۳۲۸ھ

۳۔ ابن کثیر ، تفسیر القرآن العظیم ، مطبعہ مصطفیٰ محمد ، مصر ، ۱۹۳۷ء

۴۔ آلوسی ، روح المعانی ، ادارہ الطباعۃ المنیریہ ، مصر ، ۱۳۴۵ھ

۵۔ الجصاص ، احکام القرآن ، المطبعۃ البہیتہ ، مصر ، ۱۳۴۷ھ

۶۔ الرازی ، مفاتیح الغیب ، المطبعۃ الشرفیہ ، مصر ، ۱۳۲۴ھ

۷۔ الراغب الاصفہانی ، مفردات فی غریب القرآن ، المطبعۃ الخیریہ ، مصر ، ۱۳۲۲ھ

۸۔ الزمخشری ، الکشاف ، المطبعۃ البہیتہ ، مصر ، ۱۳۴۳ھ